التمرین(۱)

طلبہ نے سبق کی وضاحت کو دھیان سے سنا۔ مجھے فکروں کی وضاحت کرتا ہوا مدرس پسند آیا۔ میں اپنے سفر سے واپس لوٹا اس حال میں کہ سورج ڈوب رہا تھا، طالب علم نے دلچسپ کہانی پڑھی۔ مجھے خطا کار لڑکے کو ادب سیکھانا اچھا لگتا ہے۔ مجھے خوشی ہوئی تیرے امتحان سے خوشی خوشی لوٹنے سے۔ مجھے باغ کے درمیان گلاب اچھا لگا۔ میں نے کھجور کو درخت پر لگا ہوا بیچا۔ عزت دار زندگی گزاروں اور شرافت کے ساتھ مرجاؤ۔ میں نے پھول کو توڑا اس حال میں کہ وہ تروتازہ تھا۔ لشکر لوٹا اس حال میں کہ کامیابی اس کے ساتھ تھی۔ سبقت لے جانے والا سینے میں شرابور ہوکر واپس ہوا۔ ہمارے ایام گزر رہے ہیں حالانکہ ہم غفلت میں ہیں۔ میں نے باغ کے پھل کو درخت سے گرتے ہوئے دیکھا۔ جہاز ڈوب گیا اس حال میں کہ اس کا منظر ڈراؤنا تھا۔ میں ایسے مزدور کا احترام کرتا ہوں جبکہ اس کا شعار امانت داری اور اخلاص ہے۔ اسامہ بیٹھا اس حال میں کہ خوشی کے نشانات ظاہر ہو رہے تھے۔ میں نے خطیب کو سنا جب کہ وہ اپنی خوش بیانی سے دلوں کو اسیر بنا رہا ہے۔ ہمارے پاس ٹھہرے اور ہم نے ان کی تعظیم میں کوئی کاتاہی نہیں کی۔ فوجی لوگ میدان جنگ کی طرف گئے نکلے اس حال میں کہ اللہ کی عنایت ان کی محافظ تھی۔

التمرین(۲)

تجرباتی فارمس کا دورا کرنا فائدے مند ہے۔ جہاں ہم کارکنان اور انجینئر کو زراعتی زمین کو وسعت دینے اور انتہائی چاک وچوبند اور سرعت و دلچسپی کے ساتھ کام کرتے دیکھتے ہیں اپنے کام میں پوری اخلاص کے ملتے ہیں اور ملک عزیز کی خوشحالی حاصل کرنے کے لیے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد ﷺ کو لوگوں کے درمیان بشیر ونظیر بنا کر بھیجا اور یہ پیغام ایک ایسی نئی زندگی سے آگاہ کرنے کے لیے آیا جس کی ابتدا جد جہد اور اس کی انتہا نصرت و کامیابی سے ہوتی ہے۔ وحی کا نزول نبی کریم ﷺ پر ہوا اس حال میں کہ وہ غار حرا میں تھے تو آپ خوف حراس کی حالت میں صبح کی تاریکی میں اپنے گھر کی تلاش میں چل پڑے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر پہنچ گئے تو آپ کی بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کے ساتھ پیش ہونے والا واقعہ دریافت کیا جو ان پر ہوا تو آپ نے اپنے خدشات بیان کر دیے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انھیں تسلی دینے لگیں اور کہیں اے ابوالقاسم اللہ تعالیٰ ہمارا محافظ ہے اے محمد ﷺ خوش ہو اور ثبت قدم رہو بخدا کس کے قبض قدرت میں خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جان ہے بیشک میں امید کرتی ہوں آپ اس امت کے نبی ہونگے بخدا اللہ کبھی بھی آپ کو رسوا نہ کرے گا اس لیے کہ بیشک آپ صلہ رحمی کرتے ہیں اور سچی بات کرتے ہیں اور بوجھ اٹھاتے ہیں۔ اور اسی طرح حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کی تصدیق کی اور آپ نے اللہ کے دین کی طرف دعوت دینے لگے تو آپ پر ایمان لائے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا" میں نے کسی کو اسلام کی دعوت نہیں دی مگر یہ کی اسے ٹھوکر لگی سوائے حضرت ابوبکر کے پھر بہت سے لوگوں نے ان کی اتباع کی اور مشرک لوگ بتوں کی عبادت کو چھوڑ دیے اس کے بعد وہ لوگ ایمان کی حالاوت کا احساس کرنے لگے اور اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوئے۔

التمرين(۳)

اليوم ذهبت الىٰ محطة القطار لكنوماشيا منفردا وبحثت عن مكتبة الاستعلامات اولا بعد ان وصلت اليها ثم اخذت انتظر نوبتي في الصف قائما حتىٰ اذا جائت توبتي فقربت الشباك .واذا سرحت النظر الىٰ مكتبة الاستعلامات رائت عاملا وهوا جالسا علىٰ الكرسي اؤ أخر قائما في جانبه سألت من هذا العامل وقت وصول كيفيتات القطار السريع فاخبرني انه ياتي اليوم متاخرا عن وقته ثلاثة ساعة لاجل الضباب الشديد وجئت الى الرصيف الاول و أخذت اشاهد المسافرين والمودعين ،وانا جالساً على مقعد خشب .اذ سمعت اعلانا عن وصول كيفيات القطار السريع بسرعة علىٰ الرصيف الرابع بغتة فقمت من مقعدي سريعا وتقدمت الىٰ الرصيف الرابع بخطى حثيثة وجاء القطار بعد خمسة دقائق من وصولي الى الرصيف فنزل استاذي الكريم مولانا شكيل احمد البركاتي من القطار فتقدمت اليه فرحا تبسما ورحبت به ترحيبا حارا وانا سلمت عليه وتقبلت يديه. ثم اخذت اخرج من الباب اُخذاً امتعتهم وكان عامل قائما علىٰ الباب منع عني اشارةً وطلبه التذكرة وكنت اخذت تذكرة الرصيف اولاً وقف العادة فاذن لي لخروج فرحا بعد روية التذكرة .يذهب كثير من الناس الىٰ البساتين الخضراء والساحات (والحدائق) الخنساء كل يام في الصباح ذرافات ووحدانا يسنشق الهواء هناك .متمثلين ,ويتمتع نفوسهم بمشاهد المناظر الطبعية الجميلة .

التمرين(۴)

حضرت خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جنگ قادسیہ کے دن اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ اے بیٹے میرے بیشک تم خوش ہوکر ایمان لائے اور مختار ہوکر نکلے تو جب تم کو جنگ کے شعلے بھڑکتے ہوئے دیکھو تو اس میں ڈٹے رہو اور آگے بڑھ کر آتش جنگ کا قصد کرو اور بے خوف و خطر ان بہادروں کا مقابلہ کرو۔ خلد واقامت کے گھر میں غنیمت اور بزرگی کے ذریعہ کامیابی حاصل کرو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دور جاہلیت میں شرافت اور پاک دامنی کے ساتھ اپنی زندگی گزاری جیسا کہ آپ بحالت اسلام میں فیاضی و خوش اخلاقی کے ساتھ جیے ،آپ صاحب رائے تھے جیسا کہ بلند اخلاق والے تھے ،آپ نے بچپن میں خود کو اچھے کاموں کا عادی بنایا تھا، اور جوانی میں اس کی نگہبانی کی ،جیسا کہ حاجت مندوں کی حاجت کو پوری کرنے میں جلدی کی ،اور پریشانیاں جھیلنے والوں کی پریشانیاں زائل کرنے میں جلدی کی ،آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سارا مال و دولت راہ اسلام میں بخوشی خرچ کیا، یہاں تک کہ جب آپ نے کسی غلام کو دیکھا کہ اس کو بسبب اسلام سزا دیا جارہا ہے تو اس کو خریدا اور آزاد کر دیا، جیسا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ اور امیہ بن خلف کا واقعہ ہمارے ذہنوں سے بعید نہیں۔ عورت مرد سے الگ نہیں ہوتی جب وہ وطن کی حفاظت اور آزادی کی راہ میں جہاد کے لیے میدان جنگ جاتا ہے بلکہ آزمائش میں اس کے ساتھ رہتی ہے

اور لڑائی کا بوجھ اٹھاتی ہے اور موت کے درپے ہوجاتی ہے اور بہت سے مواقع پر وہ اس بات پر دلیل قائم کرتی کی اس کی نرم طبیعت زبردست بغاوت اور ہلاکت خیز قوت میں تبدیل ہوجاتی جبکہ صحیح معنوں پر کوشش کی جائے اور داعئ وطن آواز دے۔

توان جنگی عملیات کے دوران جن کی آتش بور سعید میں بھڑکتی ہے عورتیں ہر جگہ مردوں کے پاس ہر اس معاملات میں ہوتیں جو مرد کرتے، تو نرسیں اسپتالوں میں اپنی مرضی سے کام کرتیں، اور رات دن مصیبت زدہ لوگوں کی خدمت کرتیں، اور تیار داری اور امداد کے لیے تربیت یافتہ عورتیں مردوں کے لیے جنگی ساز سامان پیش کرتی اور بندوقوں کو گولیوں سے بھرتی لڑائی کی صفوں اور عوامی مزاحمت کے مراکز میں کھڑی رہتیں اور وہ کسی خون آلودہ شہری کے زمین پر گرتے وقت تلوار اٹھاتیں، تو اس کی ماں اور بہن اور بیٹی اپنی قرب وجوار میں ورثا کی محبت میں اسے مدفون کرتیں اور وہی اس کی بندوق لیتی اور دشمنوں پر فائر کرتی، تاکہ ان سے اپنے وطن کا بدلہ لیں۔ تنظیموں اور مجلسوں کے ارکان میں سے نوجوان عورتیں اور سردارنیاں اور خوشی خوشی مہاجرین کی خدمت کرتیں اور دوا، غذا اور کپڑوں میں جس کی انھیں ضرورت ہوتی اس کا انتظام کرتی اور اسی طرح شہری عورتیں اپنی لیاقت اور حسن بلا بہادری، قربانی اور جاں نثار کیے میدان میں ثابت رہتی۔

التمرین(۵)

ہم گفتگو سے فارغ ہوئے اور ہم نے شیخ سے یہ بات رکھی کہ وہ مجھے شہر دکھائیں تو وہ مجھے وہاں لے گئے، تو میں نے اس کی سڑکوں کو وسیع وعریض اور اس کے گھروں کو جدا جدا دیکھا، اور وہاں کے ہر گھر کے ارد گرد باغ گھیرے ہوئے ہے۔ میں نے وہاں کے باشندوں کو اپنے کاموں میں ہمہ تن مصروف رہتے ہوئے اور اپنے معاملات میں محنتی دیکھا چھوٹے ہوں یا بڑے مرد ہوں یا عورت ان میں کوئی محتاج نہیں ہے کہ بھیک مانگے اور نہ ہی کوئی بے کار ہے کہ جماہی لے اور بستر پر کروٹیں لے۔ اور اگر تصویر کا فسانہ نہ ہوتا تو رشوت خور قاضی ڈینگیں مارتے ہوئے اور ذلت و رسوائی کی جگہ اپنے سامنے کھڑے ہونے والے تمت ذرہ شخص کی طرف حقارت کی نظر سے دیکھتے ہوئے مسند قضا پر فائز نہ بیٹھتا۔ اور اس کا کوئی جرم نہیں سوائے اس کے کہ اس کو بھونک نے ستایا اور اس پر زندگی کی راہیں تنگ ہوگئیں تو اس نے ایک درہم کی چوری کی، حالانکہ وہ اپنے تمام اوقات میں اشرفیوں کی چوری کرتا ہے۔ اور اگر یہ نہ ہوتا تو بڑا چور یہ نہ خیال کرتا کہ وہ اس چھوٹے چور سے معزز ہے اور اگر وہ دونوں اپنی حیثیت یہ ہوتے تو وہ دونوں ایک جگہ کسی انصاف ور قاضی کے سامنے کھڑے ہوتے تو وہ پہلے کو مجرم قرار دیتا کیونکہ اس نے مختار ہوکر چوری کی ہے تاکہ اس کی زندگی خوشحال رہے اور دوسرے کی برأت کا فیصلہ دیتا کیونکہ اس نے مجبور ہوکر چوری کی تاکہ وہ اپنی زندگی کو موت کے چنگل سے نکالے۔ اے لڑکے بیشک تمھارے سامنے مستقبل کے دروازے کھلے ہوئے ہیں تو تو اپنی شرعی وسائل سے مصلح ہوکر اللہ کے نصرت وحمایت سے پر امید ہوکر اس کی طرف جا، کیونکہ اگر تو اپنی ذمہ داری نبھائے گا تو بہت جلد ان شاء اللہ کامیابی حاصل کرے گا، تو کوئی اپنے کام کو پختگی کے ساتھ انجام دینے والا نہیں کہ جس کی کوشش ضائع ہوجائے، اور ہم مصری لوگ کا جد وجہد کے ساتھ ہمیشہ مسابقہ رہتا ہے۔ (ایک مقررہ وقت کے پابند ہوتے

ہیں) توتم سب اپنے جُہد مسلسل میں صبر کا دامن تھامے رہو یہاں تک کہ بلند مقام پر فائز ہو جاؤ۔ ہم اہل عرب: امن و سلامتی کی تحقیق کے لیے زبردست کوشش کرتے ہیں اور ہم اپنے کسی دوازہ کو بزدلی یا ضعف کی وجہ سے بند نہیں کرتے تھے۔ بلکہ ہم اس کی طرف پختہ عزم کر کے کوشش کرتے ہیں اس لیے کہ انسانیت کے لیے اس کے بغیر کوئی نیک بختی نہیں ہے توکیا ہی خوب ہے وہ امن و سلامتی جو انھوں نے قائم کی ہے، تو اے دنیا کے لیڈروں امن و سلامتی کی کوشش کرو اور امن و بھائی چارگی کو پھیلاؤ اور عوام کے بیچ صلارحمی کو مضبوط کرو اور اپنی کوششوں سے جنگ کی آگ کو بجھادو۔

التمرین(٦)

استعدخالدالاختبار السنوی للیسانس ساهراً فی اللیالی،وکتب اجوبة لاسئلة الورقات المطلوبة کلها فاهما کاملا، فلما ظهرت نتیجة بعد مرور الشهرین و رایٰ انه علیٰ الدرجة الاولیٰ فی کلیته وهو محصلاً تسعین رقما فی المائة فقد فقز بالسرور،وذهل استعدادہٖ الجهد کلها ۔لما رجع العامل الیٰ بیته فی المساء متعبا فیلقیٰ اهلهم وینتظرون رواحه بفارغ الصبر التصق بهٖ الصبیان مسرعین بعد الروية۔ فینسی ملل کل الیوم ۔ذات یوم خرجتُ الیٰ المزارع والحدائق مع رفقائی فی الدوس و نحن ماشون لنتمتع بالهواء النقی ونستنشق الهواء اللینة فرائنا الفلاحین مکبین علیٰ اعمالهم الزراعية۔ بأن یحفر بعضهم الارضی بالمعول و یحدثها بعضهم ۔ثم وصلنا الیٰ حدیقة مخضرة مرورین من بین المزرع فراینا أنَّ البلابل تتغرّدُ والعصافیر تشقشق علیٰ الغصون العالیةوالطواویس ترقص بأسطة(مبسوطا) اجنحتها الجمیلة۔ کانت فی الناحية الشمالية من الحدیقة أغراس الورد والیاسمین رأیت فیها أن کل جوّ معطر بأریج الازهار والفراش والخنافس تمص رحیقُ الازهار طائرة من زهر الیٰ اُخر هذا منظر بهیج و جمیل و بعد أن تنز هنا فی الحدیقة قلیلا عدنا الیٰ منازلنا قبیل العصر و نحن مسرورون منشطون ومتحمسون و قلوبنا شاکراً لله علیٰ صنعه واختلاق الذی عدیم المثال ۔وما زلنا نتحادث جالسین ههنا،ونتبادل الافکار والاراء فی المختلفة عن هذا الموضوع ،حتیٰ غربت الشمس فتوضئنا عاجلین من الحوضی القریب بسرعة وصلینا علیٰ قطعة نظیفة من الارض مع الجماعة ثم جئنا الیٰ محطة الحافلات بعد الفراغ من الصلوٰة المغرب ماشئین ،رکبنا علیٰ حافلة رائعة بسریعة السیر وهی متجهة تذهب ای لکنؤ قد کانت نهکت قوانا،فجرت الحافلة بسرعة السیر حتیٰ وصلت الیٰ المحطة الحافلات فی قیصر باغ علیٰ ساعة الثانية عشرة من اللیل وهی تقطع مسافة خمسین مأتین کلو متر علیٰ الطریق الوطنی بین دلی لکنؤ فنزل المسافرون کلهم من الحافلة بسرعة اُخرین حقائبهم وامتعتهم و یذهبون الیٰ بیتهم بمراکب مختلفة۔

التمرین (۷)

بیشک اللہ تعالی نے اس شخص پر جہنم کو حرام فرمادیا جس نے اللہ کی رضا چاہتے ہوئے لا الہ اللہ کہا جب نماز قائم کی جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ اور چلتے ہوئے سکون و اطمنان کے ساتھ آئو تو جو کچھ بھی پائو اسے ادا کرو اور جو فوت ہوجائے اسے پورا کرو جب نماز قائم کی جائے تو تکبیر کہو پھر قرآن مقدس کا کچھ حصہ پڑھو جو تمھیں میسر آئے پھر اطمنان کے ساتھ رکوع کرو پھر اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہوجائو پھر اطمنان کے ساتھ سجدہ کرو پھر سجدے سے اٹھو یہاں تک کہ اطمنان کے ساتھ بیٹھ جائو پھر اطمنان کے ساتھ سجدہ کرو پھر ایسے ہی اپنی پوری نماز کو پورہ کرو لوگ اللہ تعالی کے کسی گھر میں جمع نہیں ہوئے کتاب اللہ کی تلاوت اور آپس میں مزاکرہ کرتے ہوئے مگر ان پر سکون و اطمنان اترتا ہے اور رحمت انھیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انھیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ ان کا ذکر ان فرشتوں میں کرتا ہے جو اس کی بارگاہ میں موجود رہتے ہیں امابعد: بیشک دنیا نہایت سرسبزو شاداب اور شیریں ہے اور اللہ نے تمھیں اس میں خلیفہ بنایا اور دیکھ رہا ہے کہ تم کیا کررہے ہو تو دنیا اور عورتوں سے بچو کیوں کی بنی اسرائیل کا سب سے پہلا فتنہ عورت ہی کی وجہ سے تھا اور سنو! انسان مختلف طبقات پر پیدا کیے گئے ہیں ان میں سے کوئی مومن پیدا ہوتا ہے اور مومن ہوکر زندگی گزارتا ہے اور ایمان کی حالت میں مرتا ہے اور بعض وہ ہیں جو کافر پیدا ہوتے ہیں اور کفر کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں اور کفر پر مرجاتے ہیں اور بعض وہ جو مومن پیدا ہوتے ہیں مومن رہ کر زندگی گزارتے ہیں اور کفر پر مرجاتے ہیں اور کوئی کہ وہ کافر پیدا ہوتے ہیں اور کفر کی حالت میں زندگی بسر کرتے ہیں اور ایمان پر خاتمہ ہوجاتا ہے خبردار بیشک غصہ ایک ایسی چنگاری ہے جو آدمی کے پیٹ میں جلتا ہے تو کیا تم اس کی سرخ آنکھیں اور پھولی ہوئی رگوں کو نہیں دیکھتے تو جب تم میں سے کوئی اسے پائے تو اسے چاہیے کہ وہ زمین سے چمٹ جائے خبردار بیشک سب سے بہتر شخص وہ ہے جو دیر میں غصہ ہوتا اور جلدی سے خوش ہوجاتا ہے اور لوگوں میں سب سے براوہ ہے جو جلدی غصہ ہوتا ہے اور دیر سے خوش ہوتا ہے تو اگر آدمی دیر سے غصہ ہونے والا اور دیر سے ٹھنڈا ہونے والا اور جلدی غصہ ہونے والا اور جلدی ٹھنڈا ہونے والا ہو تو دونوں ایک دوسرے کے برابر ہیں خبردار بیشک اچھا تاجر وہ ہے جو اچھی طرح دے اور اچھی طرح لے اور برا تاجر وہ ہے جو بری طرح دے اور بری طرح لے تو وہ ایک دوسرے کے لیے ہے خبردار بیشک قیامت کے دن ہر دھوکہ دینے والے کے لیے ایک جھنڈا ہوگا اس کے عذر کے مطابق خبردار یقینا سب سے بڑا عذر عوام کے امیر کا عذر ہے خبردار ہرگز آدمی کو لوگوں کی ہیبت، حق بات بولنے سے نہ روکے جب وہ اس کو جانتا ہو کہ سب سے افضل جہاد ظالم بادشاہ کے پاس حق بات بولنا ہے۔

التمرین (۸)

كان فصل الشتاء، البرودة على قيمتها والوقت اثنتا عشر ساعة و نصف ساعة من الليل ،و نحن بعض الطلاب مع الاصدقاء قائمين على محطة القطار فى باره بنكى للاستقبال ضيوفنا المكرمين آخذين العقود والباقيات فى أيد يناوهم يرجون الى وطنهم بعد اداء الحج والعمرة متمتعين بالرحمة وبركة والسعادة الكثيرة (بالرحمات وبركات

والسعادات الکثیرات) فأعلن بمجیئۃ ھذا القطار بغتۃ من مکتب الاستعلامات الذی کنا ننتظر من ساعتین بفارغ الصبر فجاء القطار بعد قلیل متھادیاً ووقف علیٰ الرصیف الثانی۔ وکان اصدقاءنا المکرمون راکبین فی عربۃ مکیفۃ الھواء ،فوصلنا الیٰ قریبھم مسرعین،وانزل بعض امتعتھم من القطار ثم رحبنا بھم ترحیباً حارا و نحن نسلم علیھم ونصافحھم ونعانقھم ونقبل ایدھم و نضع عقود الازھار فی اعناقھم و کانت تمتلأ عیونھم بدموع السرور ۔ثم اکلوا الفطور وشربوا الشای معنا فی مطعم جیدٍ خارجین من المحطۃ و رجعنا راکبین فی السیارات الکیفۃ للھواء الیٰ قریتنا التی تقع فی جانب المشرق علیٰ بعد سبعۃ و عشرین کلو متراً من بلدۃ بارہ بنکی ۔خرج صیاد طیور الیٰ الغابۃ بالصید وقت الظھر اخذاً امتعتہ،وکانت ھذہ الغابۃ منتشرۃ فی المساحات المتلاصقۃ الوسیعۃ العریضۃ وکان لا یزال ینتقدم بسرعۃ جداً وھوا یمکن فکر اصطیادا الطیر اللذیذۃ کالحمامۃ الوقاء والحمامۃ والدراح فی قلبہ فنظر موضعاً بعض الطیور تتغرء فتقدم الیھا ساکتا محتاطاً فلما قرب من تلك الشجرۃ فنظر افعی ساماً متقدمۃً الیٰ عشاش الطیور ۔ھدف الصیاد الحیۃ السوداء ببندوقیۃ من تحتھا ،وکانت الحیۃ السوداء غافلۃ عن قدومہ لکن اخطأ الھدف ،وقد قفز الافعی الیہ غضباً جداً ما کان الصیاد الماھر غافلاً عن ھجومھا الخاطف،وکسر ظھرھا بغایۃ السرعۃ بضربۃٍ من العصا ،تبدل جسمھا لفاقد الحیاۃ بھجمۃ العصا المتواصلۃ ۔لما رجع الیٰ ورائہ فرأی الحماتین والخشنین جریحین خافقین ما ضاع رقیقا ،اخرج علیٰ الفور سکیناً حدیدا حقیبتہ وقبض علیھا و ذبحھا وھو یقرا بأسم اللہ ثم وضعھا فی حقیبۃ علیٰ الطریق الشرعی ،ورجع الیٰ بیتیہ شاکراً للہ تعالیٰ علیٰ سلامتہ وفوزہ۔

التمرین(۹)

غور خوض کرنے والا عجلت کرنے والے سے زیادہ اچھے رائے والا ہوتا ہے ، سونالوہے سے کم ٹھوس ہوتا ہے ، میں نے لڑکی کو پانی کا پیالہ اٹھاتے ہوئے دیکھا ، دیہات ہوا کے اعتبار سے شہر سے زیادہ صاف اور خوش منظر ہوتا ہے ، میں نے گھوڑا کو دو پیالہ جو اور ایک ڈول پانی پلایا ، برتقال خوش ذائقہ اور زیادہ باقی رہنے والے پھلوں میں سے ہیں ، میں حج کے لیے ایک دوست کے ساتھ گیا جو مجھ سے مال میں کم تھا لیکن عمر میں مجھ سے بڑا تھا اور مناسک حج مجھ سے زیادہ جاننے والا تھا ، الحمد للہ ہم نے فریضہ حج ادا کیا اور سعادت مندی کے ساتھ واپس ہوا ۔ ایک مدرس نے اپنے ایک شاگرد کی تعریف کرتے ہوئے کہا میں اپنی زندگی میں کبھی بھی محمد سے زیادہ حاضر دماغ ، مضبوط یاداشت والا اور اچھی فہم وفراست والا کسی طالب علم کو نہیں دیکھا جب وہ کسی طویل مضمون کو لیتا ہے تو جوں ہی اس کی نگاہ اس کے پہلے لفظ پر پڑتی ہے تو اس کے دل کو اس وقت تک سکون نہیں ملتا جب تک وہ آخر تک پڑھ نہ لے اور اس نے اس کی اکثر عبارتیں یاد کرلیں ہیں ۔ اور جب اس کے دل پر نقش ہوگئیں تو شب وروز کی آمد ورفت انھیں مٹا نہ سکی اس طرح وہ بلا شک شبہ وہ دوسرے سے کہیں زیادہ کسی چیز کی تحصیل پر زیادہ

قدرت رکھنے والا ہے قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت اسے ہوگی جسے علم حاصل کرنے کا موقع ملا لیکن اس نے اس کو حاصل نہ کیا اور اس شخص کو بھی ہوگا جس نے لوگوں کو تعلیم دی تو سماعت کرنے والوں نے اس کے علم سے فائدہ حاصل کیا۔ لیکن اس نے فائدہ حاصل نہیں کیا عورت پر سب سے زیادہ حق رکھنے ولا اس کا شوہر ہے مرد پر سب سے زیادہ حق رکھنے والی اس کی ماں ہے۔ بے شک اللہ تعالی کی بارگاہ میں قیامت کے دن سب سے بدترین وہ شخص ہوگا جسے لوگوں نے اس کی فحش کلامی سے بچنے کے لیے ترک کردیا ہو سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے ایسی بات کہے جس میں وہ تجھے سچا سمجھ رہا ہو حالانکہ تو اس سے جھوٹا ہے، قیامت کے دن موذن لوگ سب سے بلند سر والے ہوں گے۔

التمرین(۱۰)

عقدت فی مدرستی مسابقة الکتابة و کلام بین الطلاب فی الاسبوع الماضی ساهم فیها طلبة المدارس المجارة الاخر ایضاً وانتخب الاستاذان البارعان الغدان کان فائقون علیٰ کثیر من الاساتذة علماً وفضلاً وفناً تجربة و لیاقة لاداء واجب الحکم فی هذہ الحفلة۔ بعد العشاء ۔ ابتدأت مسابقة الکلام و فی النهایة اخیراً قال اخبر مدیر الحفلة یعلن النتائج فی نفس الحفلة بانه شارك هذہ العام وخمسین مائة(طالبٍ وسبعین مائة) و منهم خمسة طلاب منهم اجود تحریراًوخطاباًمن الآخرین۔ نزل المطر کثیرا فی هذہ العام فحرث الفلاحون حقولهموبذروا الحب علیٰ ان ینبغی لهم حینما یذهبون الیٰ حقولهم المعضرة تمتلأ قلوبهم بالفرح بعد رؤیة الیها ویدبّ دبیب نشاط فی وجوهم،یریٰ ان یکون ذرعهم هذا اجود انتاجاً ۔فی العصر الراهن قد تقدم الانسان ثروةومالاً ولکنه ینحطّ مروةوخلقاً علیٰ الاستمرار،فیا العسف فوق العسف علیٰ انّ الشعوب الشرقیة ایضاً یقبلون الاقوام العربیة قدوة لها ثقافة یقرؤن المجون والسفوروالفاحشة وسؤ الخلق مستوی الرقی والازدها فی العصر ان العالم قد صار الیوم قذروا وبشعا باطناً وان یبکر و جمیلا و جازبا ظاهرا و کزرة باطناً ۔ کان اصحاب النبی صلیٰ الله علیه وسلم ابرّ الناس قلباً والطیبهم خلقاً وازکاهم خصلة واصدقهم قولاً واجملهم سلوکاً واعمقهم علماً درایة یجتنبین عن التضع کانوا لا نظیر فی الدنیا لهم ایماناً و عملاًواخلاصاً وایثاراً کان باطنهم مع ظاهر هم نظیفاً ومنوراً ولا معاً بصحبة النبی صلیٰ الله تعالیٰ علیه وسلم۔

التمرین(۱۱)

اے ملامت کرنے والے دیکھو ہمارے شہروں کو اور اس میں غور فکر کرو، اور ماضی کے نوشہ کو پڑھو اور دنیا کے مختلف خطوں سے آنے والے زائرین سے اس کے بارے میں پوچھو کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے وطن کو اعلیٰ مقام نہیں بنایا اس کا نام شان اور اس کی نوعیت سب سے خوبصورت اور نشانوں کو حاصل کیا

اور وصفی آسمان اور میٹھا پانی اور محبت کے لیے دعوت اور دلچسپی صاف شفاف آسمان اس پیار وطن سے ہے، اسلام کا سورج عرب کے آسمان میں اس حالت میں طلوع ہوتا ہے کہ کائنات کو روشنی اور نور سے پر کردیتا ہے اور لوگوں کے درمیان اختلاف ہوتا ہے اس کی شان کے بارے میں اور کچھ لوگوں نے اس کا اعتراف کیا اور کچھ لوگ منکر ہیں اس کے وجود کا اور لیکن لوگ برابر فائدہ اٹھاتے ہیں اس کے نور سے اور اس کی روشنی سے روشن و منور ہوتے ہیں اور دونوں برابر فائدہ اٹھانے میں یکساں ہیں باوجود کہ اس کی روشنی کے حاصل کرنے اور اس سے نفع اٹھانے میں تفاوت اور اختلاف ہے۔ مکہ زمانہ جاہلیت میں معظم تھا اور زمانہ اسلام میں اس کی عظمت اور زیادہ ہوگئی اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو اپنے بیت الحرم کے ساتھ خاص فرمایا اور اس کو رسول اللہ ﷺ کی جائے پیدائش اور پہلی وحی کا مقام بنایا، اور ماہ حرم میں اس کے حج کا موسم بنایا اور قلب رسول اللہ ﷺ کو اس سے بہت زیادہ دلی لگاؤ تھا، لیکن مشرکین کی عداوت نے آپ کو اس کے چھوڑنے پر مجبور کردیا تو آپ نے یثرب کو اپنی اور اپنے اصحاب کی ہجرت گاہ بنایا اور اس کا نام مدینہ رکھا اور اس کی مسجد کو مسلمانوں کے لیے اجتماع گاہ اور جلسہ گاہ بنایا اور آپ کی ہجرت خیر و برکت سے بھرپور عہد کا آغاز کرتی ہے، رہی بہادری تو اہل عرب زمانہ جاہلیت میں معزز طبیعت والے تھے اور عورتوں کے بارے میں غیرت مند اور زیادہ سخت دل تھے اور وہ فارس کے اطراف میں لوٹ مار کرتے تھے، اور اس میں حملہ کرتے داخل ہوتے یہاں تک کہ بادشاہ ان کی نرمی اور مہربانی کے محتاج تھے اور عجم والے عرب کے قائدین اور سرداروں پر فخر کرتے تھے اور ان کی قوت اور طاقت سخت تھی مگر اس سلسلہ میں عرب اور عجم کے درمیان فرق تھا کہ عجم والے زیادہ مالدار اور اچھے گھر والے اور ہتھیاروں میں مضبوط تھے (عمدہ) اور شیرازہ بندی اجتماعی قوت رکھتے تھے اور وہ ملک کی ریاست اور بادشاہ کی سیاست کے لیے جنگ کرتے تھے اور اہل عرب اس وقت منتشر تھے ان کا کوئی نظام نہیں تھا وہ بکھرے ہوئے تھے ان میں اجتماعیت نہ تھی۔

التمرین(۱۲)

دزینات المذاهب علیٰ وجه الارض فی هذا الزمان لیس منها مملوء بصدق و ممتلاءً بالحقیقة و مطابقاً بصحیفة سماویة الا الاسلام هذا فاقد النظیر عموماً و شمولاً ایضاً فیه نظام کامل و جامع لکل حیاة الدنیا ولکل شعبة من الحیاة۔ کلما یدارس انسانٌ عاقلٌ دراسة مقارنة للاسلام و مذاهب الاخریٰ متجافیة عن العصبیة لا ینظر صراطاً مستقیماً الا الاسلام فلذا یتقدم المسافرون الطالبون للحق الیٰ الاسلام مرحلیاً و یتقدم المتغربون ایضاً مجتذبین عن ظل الاسلام المرتاح خائفین من سوءِ نظام مذهبهم و بیعتهم و سفورهما۔ یرتقی الاسلام من الابتداء الیٰ الآن فلذا یبکیٰ ما زال روعته الشاملة و قبوله العام المخالفین و المعادنین دماً فی کل زمن۔ و یعیب انفسهم، وکان فی طلیعة الحاسدین والحاقدین الیهودیٰ والنصریٰ فی کل عهد وهم الیوم ایضاً اسبق من غیرهم فی موامرات ضد الاسلام لکن المثیرین الغباء علیٰ الشمس الحق الامعة کانوا خاسرین فی الماضی وهم الیوم ایضاً خاسرون۔

التمرین(۱۳)

میں نے تحریک خدمت خلق کے پچاس طلبہ کے ساتھ مکہ مکرمہ کا سفر کیا اللہ رب العزت کے مہمانوں کی خدمت میں حصہ لینے کے لیے اور ہم دو اردب چاول اور دس اقات گھی اپنے ساتھ لے گئے اور ہم نے اپنا کیمپ دو ایکڑ زمین سے زیادہ پر قائم کیا اور ہم نے (ام القریٰ) مکہ مکرمہ کو بہت زیادہ بھیڑ بھاڑ اور حجاج کرام کی تعداد کو بہت زیادہ پائی۔ اور انھوں نے اللہ جل شانہ کے داعی کی آواز پر لبیک کہا تو وہ لوگ احرام کی حالت میں نہایت ہی خوش منظر، انتہائی فرما بردار اور ایمان و عقیدے کے اعتبار سے پختہ اور کامل نظر آ رہے تھے اور وہ کنگھی کے دندانوں کی طرح برابر تھے اور ان میں فقیر اور مالدار دونوں برابر تھے اوران کے عام لوگ اور جو بادشاہ کے شہسوار تھے ان میں کوئی فرق نہیں ہے جب بندہ قرآن مقدس ختم کرتا ہے تو ساٹھ ہزار فرشتے اس کے اوپر رحمت بھیجتے ہیں ایمان کے تقریباً ستر حصے ہیں اور اسی میں سے ایک حصہ ایمان کا ہے جنت میں سو درجے ہیں اور ہر درجوں کے درمیان زمین آسمان جیسا فاصلہ ہے اور اس کا سب سے بلند درجہ جنت الفردوس ہے اور اس سے جنت کی چار نہریں جاری ہیں اور اس کے اوپر آسمان ہے اور جب تم اللہ سے مانگو تو فردوس کی فریاد کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا کوئی بندہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اور وہ اسے نہ کرے تو میں اس کی ایک نیکی لکھتا ہوں اوراگر وہ کام کر لیا تو میں دس سے سات سو گنا نیکیاں لکھتا ہوں اور جب کسی برائی کا ارادہ کرتا ہے اور وہ برائی نہیں کرتا ہے تو میں کوئی برائی نہیں لکھتا ہوں اور اگر کر لیا تو میں صرف ایک برائی لکھتا ہوں۔ ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم میں بھیجا تو وہ ان کے درمیان نو سو پچاس سال رہے پھر ان لوگوں کو طوفان نے پکڑ لیا اس حال میں کہ وہ ظالم تھے۔ تو ہم نے نوح علیہ السلام اور کشتی والوں کو بچا لیا اور اسے دنیا والوں کے لیے نشانی بنایا۔ ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے تیس راتوں کا وعدہ لیا اور انھیں مزید دس راتوں سے پورا کیا تو اس کے رب کا وعدہ پورے چالیس راتوں کا ہوا۔ اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون سے کہا: تو میری قوم میں میرا نائب ہو جا اور ان کی اصلاح کر اور فسادیوں کے نقش قدم پر نہ چل۔

التمرین(۱۴)

كان الوقت في ثلاثين من يوليو سنة ست و ثمانين و تسع مائة و الف من الميلاد ذهبت الى برطانيا لا مر مهم .فوصلت الى لندن بعد ما ذهبت الى ما نستر و براءفوردو يستر و كنت اختلف الى المكتبات مع المحب المخلص مولانا محمد شاهد رضا النعيمي مد فيضه لشراء الكتب فرأيت لافيتة ثمينة و راية جازبة للرياض من الامس الى اليوم عقلت كل جانب على الشوارع من العامرة لندن والاعلانات الكبيرة ملتصقة فسئلته عنها فاخبرني بان الامير سلمان بن ملك عبد العزيز للسعودية اهتم بمعرض غال في لندن من التاسع والعشرين من يوليو سنة ست و ثمانين و تسع مائة الف من العسوية انظر ايضاً هذه قاعة واسعة "مركز اولمبيا" من لندن مازال يختلف آلاف انسان اليها و يقسم اولاد

والبنات الافرنجيات العلانات التعرفية والرسائل و طرود الكتب من باب الىٰ داخل وقد استغلّ لتعريف النجد القديمة و رياض اليوم بتقدّم الحديث المطبع ما يمكن الكتب والأديو والفيديو ،التصوير الضوئى العصرى ورسائل المتاحة من الفن تعرض الافلام لكل شعبة من الحيات وتقسم بطاقات العرض المعدة القائمات مثل الاعلانات حتىٰ جيئت بالجمال من الرياض هٰهنا محمولة علىٰ الطائرات لتصوير مناظر الطبعية الصحراية للرياض وايضاً قد جيئت برمل الصحراء الرياض خاصة بلغنى ان المشتشارين الافرنجين اشاروا بتوفير الرمل من برطانيا فردّ عليهم لان الرمال الرياض جعلت الزامية لتصوير الرياض الطبعى، الدولة السعودية تستهلك سبعة عشرة ماليين و خمسين مائة الف من الجنيهات علىٰ هذا المعرض فى نفس الوقت الذى كان فيه مٰات الآف مسلم من الحبشة والسودان والصومال فى صراع الموت والحياة انما تنفق منها خمس عشرات مليين علىٰ دعاية العرض والاعلانات۔

التمرين(۱۵)

تعلیم کے مختلف درجے ہیں جس سے طالب علم کو اپنی تعلیم کے دوران گزرنا پڑتا ہے تو جب تعلیم کا ایک مرحلہ طے کرلیتا ہے تو اس کے بعد والے مرحلے کی طرف منتقل ہوتا ہے عرب کے بہت سے ممالک میں تعلیم کے مراحل چار طرح سے ہوتے ہیں وہ ابتدائی مرحلہ یعنی پرائمری اسٹیج پھر درمیانی مرحلہ سیکنڈری پھر یونیورسٹی کا مرحلہ ہے اور بعض عرب ممالک میں طالب علم پرائمری اسکول سے پہلے حضانۃ میں داخلہ لیتے ہیں پھر نرسری پھر ابتدائی اسکول میں داخلہ لیتے ہیں عادۃً چھ سال کے عمر میں طلبہ پرائمری اسکول میں داخل ہوتے ہیں اور پرائمری مرحلے میں تعلیم کے سال چھ تک پہنچتے ہیں اور درمیانی اسٹیج میں تعلیمی سال تین سال کا ہوتا ہے اسی طرح ثانوی بھی لیکن یونیورسٹی کا مرحلہ چار سے چھ سال کا ہوتا ہے سیکنڈری مرحلہ طے کرنے کے بعد طالب علم یونیورسٹی یا بڑے ادارے میں داخل ہوتا ہے جبکہ عمدہ پوزیشن سے کامیاب ہوتا ہے طالب علم یونیورسٹی کی عمدہ اور اعلیٰ سند لینے کے بعد ایم۔اے یا ڈاکٹر کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے داخلہ لیتا ہے دوسری جانب عرب کے ممالک میں تعلیم کی دو قسمیں ہیں پہلی سرکاری تعلیم جس کی نگرانی حکومت کرتی ہے۔ وہ اسکول تعمیر کرتی ہے کتابیں اور مدرس فراہم کرتی ہے اور پرائیویٹ تعلیم جس کی نگرانی بعض تنظیم یا افراد کرتے ہیں۔

التمرين(۱۶)

اوصل الهند القمر الصناعى فى الفضاء للتفسيرات العلمية وزنة ثلاث مائة وستين بعد الانفجار النووى الذى لا يزال يطوف فى الفضاء الىٰ عامتين ثبتت هذه الصنيعة انّ علماء حكومة من الدنيا صلاحيةً واهليةً قالت رئيس الوزراء السيدة اندرا گاندهى فاخرةً حين ارسل هذا القمر الصناعى فى الفضاء انّ قدم مهم جداً الىٰ تحصيل المنتفعة القومية

من العلوم۔ سمّی هذا القمر الصناعی علیٰ اسم العالم المشهور بالریاضیات والطبیعات للقرن الخامس، قطرة ۱۴۷ متراً وارتفاعه سنة عشر سینتیمترا وزنه ستین وثلاث مائة کیلو غرام ولونه ازرق وارجوانی، هذا ارسل من مقامٍ من روسیا فی الفضاء، والآت التی أُستعملت فیها صنعت منها تسعون فی مائة فی الهند وعشر فی المائة فیالروسیة فقط هذا القمر الصناعی یستطیع ان یرتفع الیٰ ثلاث وعشرین مائة وستین کیلو غرام القوة الکهربائیة التی یحتاج الیها یستفاد من شعة الشمس۔ قد صنعت السیارة المصنوعیة الهند بتکلفة خمس عشرات ملایین من روبیة فی ستة وعشرین شهراً علماء یجدر الهند بالمدح والثناء لانهم ارسلوا مثل هذا القمر الثقیل الیٰ الفضاء فی اول جهد بنجاح الکامل بعد ختم مدة هذه السیارة ترسل السیارة الآخر فی الفضاء فیها تلفذیو نیة وآلة التصوریة ایضاً التی تستعرض خزائن المعدنیة والمحاصل الزراعیة یجتهد الهند انّ تعد المحطة لترسیل السیارة المصنوعیة فی الفضاء الیٰ سنة ثمان وسبعین وتسع مائة واُلف حتیٰ احتیاج الیٰ بلدة الآخر (لانّ تحتاج الیٰ غیرها) فی هذه السلسلة۔

التمرین(۱۷)

شمش الدین ابوالعباس احمد بن محمد بن ابوبکر بن خلکان برمکی اربلی ۱۱ ربیع الآخر ۶۰۸ھ مطابق ۲۲ ستمبر ۱۲۱۱ء کو موصل کے مشرقی علاقہ "اربل" میں پیدا ہوئے یتیمی کی حالت میں پرورش پائی اس لیے کہ ان کے والد ۶۱۰ھ ہی میں وفات پاگئے تھے۔ ابن خلکان نے اربل ہی میں تعلیم حاصل کرنا شروع کیا انھوں نے صحیح البخاری ابوحفص بن ھبۃ اللہ بن مکرم بن عبداللہ صوفی متوفی ۶۲۱ھ سے سماعت کی ۶۲۶ھ میں آپ حلب چلے گئے پھر شمشق چلے گئے جہاں ابن شداد سے علم حاصل کیا پھر ۶۳۰ھ میں آپ قاہرہ میں حکومت کے کارندوں کے ساتھ قیام پزیر ہوگئے جہاں دربار حکومت سے آپ کا ملنا جلنا تھا۔ جب طاہر بیبرس ۶۵۹ھ میں دمشق آیا ابن خلکان اس کی صحبت میں رہے تو اس آپ کو دمشق کی منصب قضا کو سونپا اور سات سال کے بعد آپ معزول ہوگئے پھر قاضی بنے پھر معزول ہوگئے اور ۶۶۶ھ میں ابن خلکان قاہرہ واپس آئے لیکن آکر عمر میں دمشق واپس ہوگئے جہاں ۲۶ رجب ۶۸۱ھ مطابق ۲ نومبر ۱۲۲۸ء میں وصال فرمایا ان ائمہ علما میں سے ہیں جنہوں نے ادب تاریخ فقہ حدیث اور فن نثر میں کمال حاصل کیا اور دوسرے علما کی طرح شعر کہنے کے عادی تھے لیکن آپ کی شہرت کا مرجع آپ کی وہ کتاب ہے جس کا نام آپ نے وفات الاعیان رکھا اور آپ نے ۶۵۴ھ اور ۶۷۲ھ کے درمیان اس کی تالیف فرمائی اور اس میں آپ نے ۸۲۲ لوگوں کی سوانح حیات جمع کی ہے۔

التمرين(۱۸)

کان الکویت نال الحریة من برطانیا العظمیٰ فی سنة احدیٰ ستین و تسع مائة و الف من المیلاد تتصل حدود هذہ البلد السعودیة العربیة فی الجنوب بالعراق و الشمال و المغرب مساحة هذہ الملك الذی عدد سکانه احد و ثلاثون مالایین مائة الآف شخص مائة ثمانی عشر و ثمان سبعة عشرة الفاً من کلو میتر مربع ، الکویت مملکة دستوریة و فیہ حکومة النظام البرطانی بلد کویت عاصمة السیاسیة و الصناعیة لهذا الملك، هجم علیه الدولة العرب الجار العراق سنة تسعین و تسع مائة و الف من المیلاد، قضت بعدها الجندیون العالمیون من قارة الامریکه علیٰ التسلط العراق الذی قام سبع بینما لذلك قد احرقت الافواج العراقیة خمسین وسبع مائة مضحات البترول فقد یتأثر السئیات تاثر افاسداً فی هذا الحرب ضاعت المنشیأت الکویتیة ضیاعاً شدیداً وطفق یعمرها من الحدیث الکویت خامسة من اکبر بلاد فی العالم ذخائراً من البترول، هی من اغنی البلاد فی الدنیا دخل الفرد، اکتشف البترول فی کویت سنة ثلثین وتسع مائة والف من المیلاد ، وفی سنة احدی وستین وتسع مائة والف من المیلاد بعد استقلال من برطانیا قد تقدمت صناعة البترول القومیة ترقیّا فاقد المثال ۔ تخمیناً یکتسب خمسة وتسعون دخلاً فی المائة من تصدیر البترول ومنتجات البترول منها ثمانون دخلاً فی المائة للحکومة ، الکویت ارقی البلاد فی جامعة الدول العربیة ، قد استقلت الکویت فی الثامن عشر من یونیو سنة احدی وستین وتسع مائة والف من المیلاد بالمعاهدة التحریریة بین برطانیا وبین امیر الکویت فی ذلك الوقت عبد الله سالم الصباح ،فیها ذلك الوقت العملة النافذة من المصرف الهند الاحتیاطی روبیة خلیجیة لکن اصدرت بعد الاستقلال "الدینار الکوتی"

التمرين(۱۹)

صاحب قاموس المحیط

آپ کا نام مجد الدین ابوطاہر محمد بن شیخ الاسلام سراج الدین یعقوب بن محمد بن ابراہیم بن عمر شیرازی فیروزآبادی ہے آپ کی ولادت شیراز سے قریب کازرون شہر میں جمادی الاولی ۲۹ ۷ھ مطابق ۱۳۲۹ء میں ہوئی دمشق میں علامہ فیروزآبادی نے اپنی تعلیم کا آغاز ۷۳۰ھ میں کیا پھر آپ نے واسط چلے گئے اور پھر ۷۴۵ھ مطابق ۱۳۴۴ء میں بغداد آئے اور ۷۵۰ھ میں دمشق میں تقی الدین سبکی سے حدیث سماعت کرتے تھے پھر آپ ہی کے ساتھ بیت المقدس چلے گئے علامہ فیروز آبادی بیت المقدس میں دس سال رہے ،اس کے بعد بلاد روم یعنی ایشیائے کوچک گئے پھر آپ قاہرہ تشریف لے گئے ،اور ۷۷۰ھ مطابق ۱۳۶۸ء میں مکہ مکرمہ

تشریف لے گئے اور وہاں ایک مدت تک قیام پزیر رہے اور اس دوران دہلی ہندوستان اور اس کے آس پاس کے شہروں کا دورہ کیا ۷۹۴ھ مطابق ۱۳۹۲ء والی بغداد سلطان بہادر احمد بن اویس بن حسن بزرگ جلائری نے آپ کو مدعو کیا۔ تو آپ نے اس کے پاس عزت و مرتبہ پایا۔ پھر شیراز میں تیمور لنگ سے ملاقات کی ۷۹۶ھ میں آپ یمن تشریف لے گئے۔ پھر ملک " سلطان تعز اشرف " کے دربار میں تقرب حاصل کیا اور وہاں کے قاضی القضات بنے علامہ فیروزآبای وفات ۲۰/ شوال المکرم ۸۱۷ھ مطابق ۳/ ۱/ ۱۴۱۵ء میں یمن کے شہر زبید میں ہوئی۔ آپ مشہور علمائے لغت میں سے ہیں، وہ جلد یاد کرنے والے تھے آپ نے بہت سے علوم میں خصوصا تفسیر، حدیث، فقہ، لغت میں کمال حاصل کیا۔ اور تقریبًا آپ کی ۴۰/ کتابیں ہیں ان میں سے سب سے مشہور القاموس المحیط ہے لیکن اس میں جغرافیہ اور تاریخ کے فوائد اور کہیں کہیں ادب کے ذیلی نکات بھی ہیں۔

التمرین(۲۰)

ازدھر فی الکویت استثمار الاجنبی بسبب اکتشاف البترول فی البقاع مثل البرقان علیٰ النطاق الواسع صیّر ناتج البترول المرتفع الکویت أغنی بلاد شبه جزیرة العرب و صارت فی سنة اثنتین و خمسین و تسع مائة والف اکثر من خلیج فارس تصدیرا لبترول ولهذا الرقی قد سافر أجراء الممالك الاجنبية الیٰ الکویت وسبق منهم اجراء المصر والهند۔ هذه(الکویت)من اصغر بلاد العالم التی تقع فی شمال شرق من الشمال الشرقیة من شبه جزیرة العرب اکثر بقاع الکویت متسعة علیٰ صحراء العرب لها تسع جزائر منها جزیرة فلیکا غامرة/غیر مسکونة واسم اعظم الجزائر بوبیان هی اتصلت بالمواضع الاخریٰ للملك ۔بالجسر الذی طوله ثمانون و ثلث مائة والفی متراً قُسمت الکویت فی ست محافظات اسماءها الاحمدی والفروانیه والعاصمة والجهراء الحولی والمبارك الکبیر ۔قسمت مدیریات الحکومة فرعیا ومن اهم بلاد الملك بلد الکویتوالجهراء ، الجهراء وقعت فی شمال عرب الکویت علیٰ سوق تسعین دقیقة ومن اهمها تجارة وسکنی ۔السالمیة والحولی واهم منها الشویخ اهمها صناعة التی عند العاصمة للکویت اربع ومائة بلیون بر میل من ذخیرة النفط الخام وهی عشر فی المائة مما کان فی الدنیا من الذخائر یسکن الکویت سبع وخمسون فی المائة من العرب ثلثون فی المائة من الآسیوی وأربع فی المائة من الأعراب۔

التمرین(۲۱)

ٹوکیو، لندن، نیویارک اور قاہرہ جیسے بڑے شہروں میں لاکھوں لوگ زندگی بسر کرتے ہیں بڑے شہروں کے باسندے آلودگی، جرم اور بھیر جیسی بڑی مشکلات کا سامنا کرتے ہیں اور ان مشکلات کی ناپسندیدگی کے باوجود بہت سے لوگ بڑے شہروں میں زندگی گزارنے پسند کرتے ہیں اس لیے کہ اس میں

کمپنیاں اور کارخانے اور یونورسٹیاں اور مکتبات، بازار اور اسپتال اور (پر سکون) آرام دہ جگہ ہوتی ہیں شہروں کے باشندوں کی تعداد دن بدن زیادہ ہورہی ہے کیوں کہ دیہاتی لوگ کارخانوں اور کمپنیوں میں کام کرنے کے لیے شہر کا رخ کرتے ہیں۔ اور گلہ بانی کا کام ترک کررہے ہیں تو شہر کی مشکلات بڑھتی جارہی ہے۔ اور بعض ممالک نے ان مشکلات کو (یعنی) دیہاتوں سے شہروں کی طرف ہجرت کرنے کی مشکل کو سمجھ لیا ہے تو ان ممالک نے بہت سے کارخانے دیہات میں بھی قائم کردیے تو بہت سے لوگ دیہاتوں میں کام کرنے اور زندگی گزارنے کے لیے لوٹ آئے۔ اور زندگی گزارنے کے لیے کام کرنے لگے ۱۹ر صدی عیسوی میں دنیا کے باشندے تقریباً ۲۵ فیصد لوگ شہروں میں رہتے تھے پھر ۱۹۸۰ء میں تقریباً یہ تعداد ۴۰ فیصد تک پہنچ گئی اور ۲۰۰۰ء میں ۵۰ فیصد تک پہنچ گئی اور ۲۰۰۰ء میں دنیا کی آبادی چھ ارب ہوگئی اور ان میں سے ایک ارب سے زائد لوگ ترقی یافتہ ممالک کے شہروں میں زندگی گزارتے ہیں۔ اور ان شاء اللہ ۲۰۲۵ء میں دنیا کی آبادی آٹھ ارب سے زیادہ ہوجائے گی عنقریب اور جدید دنیا کی آبادی چار ارب تک پہنچ جائے گی۔ قاہرہ مصر کی راجدھانی ہے جو وہاں کا سب سے بڑا شہر ہے اور وہ دریائے نیل پر واقع ہے اس کی تعداد تقریباً ۸۰ر لاکھ تک پہونچتی ہے، قاہرہ میں بہت سی یادگاریں اور عام لائبریریاں پائی جاتی ہیں۔ مسجدوں کی کثرت کے سبب وہ مناروں کے شہروں کے نام سے مشہور ہے اور ان مسجدوں میں سے عمر بن عاص، مسجد احمد بن طولون اور مسجد سلطان حسن اور مسجد محمد علی اور مسجد ازہر ہیں اور اس وقت وہ ایک بڑی اسلامی یونیورسٹی بن چکی ہے جس میں دنیا کے ہر ممالک کے طلبہ عربی زبان اور علوم اسلامیہ کی تعلیم حاصل کرتے ہیں، نیویارک ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا سب سے بڑا شہر ہے جس میں اقوام متحدہ کا ہیڈ کواٹر، بینک اور کمپنیاں موجود ہیں نیویارک کی آبادی تقریباً ستر لاکھ کے قریب پہنچ رہی ہے اور دنیا کے ہر ممالک کے لوگوں نے کام کرنے اور علم کی طلب کے لیے وہاں کا سفر کیا۔ نیویارک میں فلک بوس عمارتیں کثرت سے پائی جاتی ہیں اور شہر محتاجی جرائم اور منشیات جیسی بہت سی مشکلات سے دوچار ہے۔

التمرين(۲۲)

كان ميدان بدر والسابع عشرة من شهر رمضان والصحراء الحامية من العرب في كيس احد تمور حافة وفي خرج احد شئي من سويق الشعير و تقدم المجاهدون الاسلام مع سيد الكونين ﷺ متحملين بفرس واحد وثلاثة جمال على الاكثر وست دروع و ثمانية سيوف لمقاومة اعلاء الدين وبهذا الشان ما كان مع الاكثر سلاح من الحديد للقتال مطلقا /اصلاً ولأحد غصن النخلة والآخر خشب من الشجرة الاخرىٰ و كانت المقاومة مع اضعافهم الذين كانوا اشدوا قوىٰ عدة دنوية والنعم مترفين حياةً دنويةً ثم انتم تعلمون من نال النصرة مع الافلاس منا ضلى الاسلام و قلة عددهم ظاهرا انما نتصر المحبون المطيعون لله و رسوله ﷺ الذين قد نذروا نفوسهم لحب الله و رسوله ولا طاعتهما . قد فنى وجودهم و قامت مقامها حبة الله و رسوله جل و على عليه الصلوٰة والسلام / من الحقيقة ان نحو نصف سكان العالم الاسلام يسكنون ثلاثة مما لك من شعبة القارة (الهند ،والباكستان ،والبنغله ديش) ما طبق الآف مدينة

وملائین ریف فی ھذہٖ الممالك الثلاثة من شھرة الاسلام (الیوم) فی ھذا الوقت ھی ممنونة للاولیاء الکاملین الذین وصلوا الیٰ جمیع انحاء شبه القارة ویرقدون فی تربتھا الیوم وینظرون صور اسرافیل ویتمنون جزاء حسن عملھم وثوبھم /فی ھذہٖ دعاة الکرام اکبر سعی (نصیب) للمشائخ الجشتیه التی قائدھم وسیدھم شیخ المشائخ سلطان الھند حضرت السید معین الدین الجشتی السنجری الاجمیری علیه الرحمة والرضوان وھو اتی الھند للغرض ھذا ونال النجاح فیه الیٰ حدٍ کبیر ۔ لا! ابل تشغل الشبکة التی نصبھا بھدفھم من ثمانیة قرون وتمور الآف قلب بمظاھرھا وتروی مأت طالب للمعرفة۔

التمرین(۲۳)

ہر انسان امن سلامتی کے ساتھ زندگی گزارنے کا محتاج ہے اس کے باوجود دنیا میں ہر جگہ جنگیں ہو رہی ہیں خبردار! یہ میڈیا، ہر لمحہ جنگوں کی خبریں ہمیں پہنچاتی ہے اور جنگ کوئی نئی چیز نہیں، تو تاریخ ہمیں بہت سی جنگوں کے بارے میں بتاتی ہے، جو زمانہ ماضی میں واقع ہوئیں اور انسانی تہذیب و تمدن کو کمزور کر دیا زیادہ تر مملک نے جنگوں کی مشقتیں برداشت کیں اور انسان اپنی اس طویل تاریخ میں امن و سلامتی سے بہت کم بہرہور ہوا ہے۔

جنگوں کی کثرت کے باوجود امن و سلامتی کو عملی جامہ پہنانے کی کوششیں جاری رہیں عصر حاضر میں پہلی عالمی جنگ کے اختتام کے بعد ۱۹۱۸ء میں انجمن اقوام قائم کی گئی اس کا مقصد دنیا میں امن و سلامتی کی حفاظت کرنا تھا اور دوسری عالمی جنگ کے اختتام کے بعد ۱۹۴۵ء میں ادارے اقوام متحدہ کا وجود ہوا تاکہ انجمن اقوام کی جگہ لے لے اور "سلامتی کونسل" ادارہ اقوام متحدہ کے تابع ہوتی ہے اور وہ حکومتوں کے درمیان جنگوں کی تحقیق و تفتیش کرکے اور ظالم حکومتوں پر سزائیں مقرر کرتی ہے۔ ادارہ اقوام متحدہ نے سلامتی کی حفاظت میں کچھ کامیابی بھی پائی لیکن بہت سی حکومتوں (ملکوں) میں جنگ نہ روک پائی ۔خاص کر افریقہ اور ایشیا میں یہ سمجھا جارہا ہے کہ وہ کمزور ہو چکا ہے اور اس کے پاس کوئی طاقت نہیں ہے کیونکہ اس پر بعض حکومتیں قابض ہیں یہی وجہ ہے کہ اس کی بہت سی قرار داریں نافض نہیں ہوتی ہیں اور ان میں خاص کر سے وہ قرار داریں ہیں جو فلسطین، بیت المقدس اور کشمیر کے ساتھ متعلق ہیں۔